احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ

CPL 61

الفضل ربوہ

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 8 مارچ 2000ء - 1420 ہجری - 8 امان 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 56

نرمی کی تعلیم

حضرت ابو ھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا- لوگ اسے مارنے کے لئے دوڑے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا- اسے چھوڑ دو اور پانی کا ڈول پیشاب پر بہادو- کیونکہ تمہیں آسانی پیدا کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے تنگی اور سختی سے پیش آنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا-

(صحیح بخاری کتاب الوضوء باب صب الماء علی البول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اپنی نفسانی اغرض کی وجہ سے کسی سے بغض نہ رکھے۔ سختی اور نرمی مناسب موقعہ اور مناسب حال کرے اور اگر کسی جگہ درشتی کرنی بھی پڑ جائے تو اس طرح کرے جس طرح کوئی کسی کا مامور یا نائب حکم کی پابندی کی وجہ سے کرتا ہے انبیاء نے بھی بعض اوقات سختی کی ہے مگر نہ جوش نفس سے بلکہ محض خدا تعالیٰ کے حکم اور اصلاح کی غرض سے۔

ہم نے کسی کتاب میں ایک حکایت پڑھی ہے۔ لکھا ہے کہ حضرت علیؓ کی ایک کافر سے جنگ ہوئی جنگ میں مغلوب ہو کر وہ کافر بھاگا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس کا تعاقب کیا اور آخر اسے پکڑا۔ اس سے کشتی کر کے اس کو زیر کر لیا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اس کی چھاتی پر خنجر نکال کر اس کے قتل کرنے کے واسطے بیٹھ گئے تو اس کافر نے آپ کے منہ پر تھوک دیا۔ اس سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس کی چھاتی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس سے الگ ہو گئے۔ وہ کافر اس معاملہ سے حیران ہوا اور تعجب سے اس کا باعث دریافت کیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ ہم لوگ تم سے جنگ کرتے ہیں تو محض خدا کے حکم سے کرتے ہیں۔ کسی نفسانی غرض سے نہیں کرتے بلکہ ہم تو تم لوگوں سے محبت کرتے ہیں۔ میں نے تم کو پکڑا خدا کے لئے تھا۔ مگر جب تم نے میرے منہ پر تھوک دیا تو اس سے مجھے بشریت کی وجہ سے غصہ آگیا تب میں ڈرا کہ اگر اس وقت جبکہ اس معاملہ میں میرا نفسانی جوش بھی شامل ہو گیا ہے تم کو قتل کروں تو میرا سارا ساختہ پرداختہ ہی برباد ہو جاوے اور جوش نفس کی ملونی کی وجہ سے میرے نیک اور خالصاً للہ اعمال بھی حبط نہ ہو جاویں۔ یہ ماجرا دیکھ کر ان لوگوں کا اتنا باریک تقویٰ ہے۔ اس نے کہا کہ میں نہیں یقین کر سکتا کہ ایسے لوگوں کا دین باطل ہو۔ لہٰذا وہ مسلمان ہو گیا۔

غرض اسی طرح ہماری جماعت کے بھی جنگ ہوتے ہیں ان میں جوش نفس کو شامل نہ کرنا چاہئے۔ دیکھو۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کے نزدیک کافر اور دجال نہیں ہیں تو پھر کسی کے کافر اور دجال وغیرہ کہنے سے ہمارا کچھ بگڑتا نہیں اور اگر واقع میں ہی ہم خدا تعالیٰ کے حضور میں مقبول نہیں بلکہ مردود ہیں تو پھر کسی کے اچھا کہنے اور نیک بنانے سے ہم خدا تعالیٰ کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 609-610)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حصول محبت الٰہی کا ذریعہ-

بیوت الحمد منصوبہ

○ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بیواؤں اور بے سہارا لوگوں کی حاجات کو پورا کرنے اور ان کی ضروریات کے مطابق زندگی کی بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ اس مقصد عالی تک پہنچنے کا بہترین زینہ ہے۔ اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور بے سہارا لوگوں کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی ربوہ میں 85 ضرورت مند خاندان آباد ہو کر اس منصوبہ کی برکات سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ابھی اس کالونی کی تکمیل میں دس کوارٹر بننا باقی ہیں۔ اسی طرح تقریباً چار صد مستحقین احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں پورے مکان کے اخراجات (جو آج اندازاً 5 لاکھ روپے ہے) سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش کرنا پسند فرمائیں۔ مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

امید ہے آپ اس کار خیر میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے کر خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کر کے ثواب دارین حاصل کریں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خصوصی درخواست دعا

○ احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلبر مرا یہی ہے

فرخ سلمانی

نمبر 49

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

کھجور کے 300 پودے

حضرت سلمان فارسیؓ نے جب اسلام قبول کیا اس وقت وہ مدینہ کے ایک یہودی کے غلام تھے۔ اور اس نے حضرت سلمان فارسی کی آزادی کی یہ قیمت مقرر کی کہ وہ کھجور کے تین سو درخت لگائیں۔ نلائی گوڈی کر کے پانی دے کر انہیں تیار کریں اور مالک کے حوالے کر دیں نیز چالیس اوقیہ (ایک پیمانہ) چاندی اس کو ادا کریں۔

حضرت سلمانؓ نے جب حضور ﷺ کو یہ اطلاع دی تو حضور نے صحابہ سے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو۔ چنانچہ صحابہ اپنی اپنی حیثیت کے مطابق کھجور کے پودے لے آئے۔ کوئی تیس کوئی بیس کوئی دس۔ یہاں تک کہ تین سو پودے جمع ہو گئے۔

پھر حضور نے ان کے لئے گڑھے کھودنے کا حکم دیا چنانچہ صحابہ نے اپنے بھائی کی پوری پوری مدد کی اور تمام گڑھے اجتماعی وقار عمل سے کھود لئے گئے۔

جب حضور کو اطلاع کی گئی تو حضور نے تمام پودے اپنے ہاتھوں سے گڑھوں میں لگائے۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم ایک ایک پودے کو حضور کے قریب لاتے اور آپ اسے اپنے دست مبارک سے گڑھے میں رکھ دیتے۔ حضرت سلمانؓ کہتے ہیں خدا کی قسم ان پودوں میں سے ایک بھی نہیں مرا اور سارے کے سارے پھولنے پھلنے لگے۔

اس طرح اس یہودی کی شرط پوری ہو گئی۔ اسی طرح حضور کو کسی نے سونا پیش کیا جو حضور نے حضرت سلمان کو دے دیا اور انہوں نے آزادی حاصل کر لی۔

(سیرۃ ابن ہشام باب اسلام سلمان جلد 1 ص 234 مطبعہ مصطفی البابی الحلبی مصر - 1936ء)

ایک سبق

حضرت ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے لوگ زور زور سے نعرۂ تکبیر لگانے لگے اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ اے لوگو! میانہ روی اختیار کرو۔ نہ تو تم کسی بہرے کو بلا رہے ہو اور نہ ہی کسی ایسے کو جو موجود نہ ہو۔ تم ایسی ہستی کی بڑائی بیان کر رہے ہو جو سمیع ہے، تم سے قریب ہے اور تمہارے ساتھ ہے۔

(مسلم کتاب الذکر باب استحباب خفض الذکر)

اونٹ کی اصلاح

حضرت جابر بن عبداللہؓ ایک غزوہ کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے اونٹ پر سوار لشکر کے آگے آگے جا رہا تھا کہ اچانک اونٹ تھک کر ایسے اڑ گیا کہ چلنے کا نام نہ لیتا تھا اتنی دیر میں پیچھے سے رسول کریمؐ پہنچ گئے آپؐ کے پوچھنے پر میں نے بتایا کہ اونٹ اڑ گیا ہے۔ رسول کریمؐ کے دل میں اپنے اس نوجوان عزیز مجاہد کے لئے دعا کی ایسی تحریک پیدا ہوئی کہ خود اونٹ کو پیچھے سے ہانکنے لگے اور اس کے لئے دعا بھی کی۔ چند لمحوں میں حضرت جابرؓ نے قبولیت دعا کا ایک عجیب نظارہ دیکھا کہ وہ اونٹ جو تھوڑی دیر پہلے ایک قدم اٹھانے کے لئے بھی تیار نہ تھا اب ایسے دوڑنے لگا کہ اب تمام قافلہ سے آگے ہو گیا رسول کریمؐ نے یہ حال دیکھا تو غالباً دعا کی اہمیت ذہن نشین کرانے کے لئے جابرؓ سے فرمایا اب سناؤ کیسا ہے تمہارا اونٹ؟ جابرؓ نے عرض کیا کہ حضورؐ اب تو آپؐ کی دعا کی برکت اسے ایسی پہنچی ہے کہ خوب تیز چلنے لگا ہے۔

(بخاری کتاب الجہاد باب استیذان الرجل الامام)

معجزانہ شفا

رسول کریمؐ نے بعض بیماریوں کے لئے معجزانہ شفا کی دعا مانگی اور خدا تعالیٰ نے بعض واقعات میں اس دعا کی قبولیت کے فوری اثرات ظاہر فرمائے، غزوہ خیبر میں جب رسول اکرمؐ نے اعلان فرمایا کہ کل میں جس شخص کو جھنڈا دوں گا اس کے ہاتھ پر خدا تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا تو کئی صحابہ نے اس امید میں رات بسر کی کہ شاید یہ قرعہ فال ان کے نام پڑے۔ حضرت علیؓ کو آشوب چشم کی تکلیف تھی اور آنکھیں اتنی شدید دکھتی تھیں کہ صحابہؓ کا اس طرف خیال ہی نہیں گیا کہ یہ عظیم فاتح حضرت علیؓ بھی ہو سکتے ہیں۔ اگلی صبح جب حضورؐ نے حضرت علیؓ کو یاد کیا تو صحابہؓ نے ان کی بیماری کی وجہ سے معذوری پیش کرنا چاہی مگر نبی کریمؐ نے حضرت علیؓ کو بلا کر آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور دعا کی، خدا نے حضرت علیؓ کو معجزانہ طور پر اسی وقت شفا عطا فرمائی اور شفا بھی ایسی کہ یوں لگتا تھا جیسے پہلے کبھی آپؓ کی آنکھیں خراب ہی نہ ہوئیں تھیں۔

(بخاری کتاب الجہاد)

مجلس کے خاتمہ پر دعا

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب کبھی کسی مجلس سے اٹھتے تو آپؐ دعا کرتے: اے میرے اللہ! تو ہمیں اپنا خوف عطا کر جسے تو ہمارے اور گناہوں کے درمیان روک بنا دے اور ہم سے تیری نافرمانی سرزد نہ ہو اور ہمیں اطاعت کا وہ مقام عطا کر جس کی وجہ سے تو ہمیں جنت میں پہنچا دے اور اتنا یقین بخش کہ جس کی وجہ سے دنیا کے مصائب تُو ہم پر آسان کر دے۔ اے میرے اللہ! ہمیں اپنے کانوں، اپنی آنکھوں اور اپنی طاقتوں سے زندگی بھر صحیح صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور ہمیں اس بھلائی کا وارث بنا۔ اور جو ہم پر ظلم کرے اس سے تو ہمارا انتقام لے۔ جو ہم سے دشمنی رکھتا ہے اس کے برخلاف ہماری مدد فرما۔ اور دین میں کسی ابتلا کے آنے سے بچا۔ اور ایسا کر کہ دنیا ہمارا سب سے بڑا غم اور فکر نہ ہو اور نہ یہ دنیا ہمارا مبلغ علم ہو یعنی ہمارے علم کی پہنچ صرف دنیا تک ہی محدود نہ ہو۔ اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے اور مہربانی سے پیش نہ آئے۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب جامع الدعوات)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 10 - مارچ 2000ء

5-00 a.m.	تلاوت - خبریں۔
5-50 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن کلاس
6-10 a.m.	لقاء مع العرب۔
7-10 a.m.	تبرکات۔ تقریر جلسہ سالانہ 1968ء
8-10 a.m.	ایم ٹی اے لائف سٹائل۔ المائدہ۔
8-35 a.m.	اردو کلاس
9-00 a.m.	ڈاکومنٹری - نمائش ربوہ۔
9-25 a.m.	عربی سیکھیں۔
9-45 a.m.	ہومیو پیتھی کلاس
11-05 a.m.	تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
11-50 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن کلاس
12-10 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ علمی پروگرام۔
12-30 p.m.	کوئز۔ تاریخ احمدیت۔
1-15 p.m.	سرائیکی پروگرام۔ خطبہ جمعہ کا ترجمہ۔
2-20 p.m.	لقاء مع العرب۔
3-30 p.m.	اردو کلاس
3-55 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-25 p.m.	بنگالی سروس۔
5-05 p.m.	تلاوت - درس ملفوظات۔
6-00 p.m.	خطبہ جمعہ - براہ راست۔
7-00 p.m.	ڈاکومنٹری - سفر ہم نے کیا۔
7-25 p.m.	مجلس عرفان۔
8-25 p.m.	خطبہ جمعہ (دوبارہ)
9-25 p.m.	چلڈرنز کارنر۔
10-00 p.m.	جرمن سروس۔
11-00 p.m.	تلاوت - درس الحدیث۔
11-30 p.m.	اردو کلاس۔

ہفتہ 11 - مارچ 2000ء

12-35 a.m	لقاء مع العرب۔
1-45 a.m.	بیلجیئن پروگرام - چلڈرنز کلاس
2-20 a.m.	ڈاکومنٹری - سفر ہم نے کیا۔
2-45 a.m.	خطبہ جمعہ (دوبارہ)
3-50 a.m.	مجلس عرفان۔
5-00 a.m.	تلاوت - خبریں۔
5-50 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
6-05 a.m.	لقاء مع العرب۔
7-15 a.m.	خطبہ جمعہ (دوبارہ)
8-20 a.m.	اردو کلاس۔
9-30 a.m.	کمپیوٹر - سب کے لئے
9-50 a.m.	مجلس عرفان
11-05 a.m.	تلاوت۔ ہفتہ وار جائزہ۔ خبریں۔
11-50 p.m	چلڈرنز کارنر۔
12-35 p.m.	ایم ٹی اے ماریشس۔ ناصرات پروگرام۔
1-00 p.m.	ڈاکومنٹری - سفر ہم نے کیا
1-45 p.m.	لقاء مع العرب۔
3-00 p.m.	اردو کلاس۔
4-00 p.m.	انڈونیشین سروس۔
5-05 p.m.	تلاوت - خبریں۔
5-40 p.m.	ڈینش زبان سیکھیے۔
6-05 p.m.	جرمن دوستوں کی ملاقات۔
7-05 p.m.	بنگالی سروس۔
8-05 p.m.	چلڈرنز کلاس۔
9-05 p.m.	کوئز - خطبات امام۔
10-00 p.m.	جرمن سروس۔
11-05 p.m.	تلاوت - جائزہ۔
11-25 p.m.	اردو کلاس۔

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرفانِ حدیث نمبر 39

خشوع سے خالی دل سے پناہ مانگو

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو۔ ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے۔ ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو۔ اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے۔ مولیٰ میں ان چاروں چیزوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ (جامع ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یوں دعا کیا کرتے تھے کہ **اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے دل سے جو خشوع سے ناآشنا ہو' ایسی دعا سے جو سنی نہیں جاتی' ایسے نفس سے جو سیر نہیں ہوتا اور ایسے علم سے جو نفع رساں نہیں۔ میں ان چاروں چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔**

اب یہ روایت تو اس لحاظ سے بہت قابل غور ہے کہ آنحضرت ﷺ جن کی ساری زندگی خشوع و خضوع میں صرف ہوئی آپؐ یہ دعا کیوں مانگا کرتے تھے' اللہ کی پناہ کیوں چاہتے تھے۔ اس میں ایک سبق تو یہ ہے کہ ساری عمر پناہ چاہی اسی لئے ساری عمر آپؐ کی خشوع و خضوع ہی میں صرف ہوئی یعنی خشوع و خضوع کی توفیق ہر لمحہ اللہ کی طرف سے ملتی ہے اس لئے ہر لمحہ اللہ ہی سے پناہ چاہنی چاہئے۔ پس ایک تو اس حدیث میں یہ نمایاں بات مجھے محسوس ہوئی ہے لیکن دوسری بات جو قابل توجہ ہے وہ یہ ہے کہ ایسے دل سے جو خشوع سے ناآشنا ہو' وہ دل جس کو خشوع کا علم ہی نہیں اس سے پناہ چاہتا ہوں۔ تو آنحضرت ﷺ تو اپنے لئے ایسے دل کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ جو خشوع سے ناآشنا ہو۔ خشوع تو قرآن کریم سے ثابت ہے کہ بہت سے ایسے لوگوں کو جن کو کبھی بھی خدا کی خشیت میں رونا نہیں آتا ان کو بھی کبھی کبھی نصیب ہو جاتا ہے تو ایسے دلوں سے جو خشوع سے ناآشنا ہوں ان سے پناہ کیوں مانگی گئی ہے۔ **فی الحقیقت اس میں آئندہ زمانے میں آنے والے ایسے مادہ پرست دلوں کا ذکر ہے جن کے اوپر کبھی بھی خدا تعالیٰ کی خشیت سے' اس کے خشوع سے رقّت طاری نہیں ہوتی اور آج یہ مضمون ہمیں تمام دنیا میں پھیلا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔** بھاری اکثریت انسانوں کی ہے جو اور باتوں پہ تو رو پڑتے ہیں مگر اللہ کے خشوع سے کبھی نہیں روتے۔ امریکہ ہو یا چین یا جاپان یا یورپ کی بڑی بڑی طاقتیں ان کے سربراہ' ان کے سیاستدانوں سب پر یہ آیت چسپاں ہوتی ہے۔ آپ نے کبھی بھی ان کو اللہ کے ذکر سے روتے نہیں دیکھا ہو گا۔ آنحضور ﷺ فرما رہے ہیں وہ اس سے ناآشنا ہیں ان کو علم ہی کوئی نہیں کہ ذکر الٰہی کیا ہوتا ہے اور یہ بناء ہے کہ اس ذکر کی وجہ سے تم کبھی بھی ان کی آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی نہیں دیکھو گے۔ ان سے پناہ کا مطلب یہ ہے کہ اپنی امت کو یہ نصیحت فرمائی گئی ہے کہ ان کے اثرات سے خدا کی پناہ مانگنا۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو ہرگز بعید نہیں کہ تم بھی رفتہ رفتہ انہی کے رنگ میں ڈھلتے چلے جاؤ گے اور ویسے ہی دل تمہارے دل بھی ہو جائیں گے۔

یہ امر واقعہ ہے کہ وہ بھاری تعداد جو ان لوگوں سے متاثر ہیں اور دنیا طلبی میں ان کی ہماری زندگی خرچ ہو رہی ہے وہ ذکر الٰہی میں خشوع سے ناآشنا ہیں۔ کبھی کبھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید ان کے دل میں بھی خشوع ہے یعنی اس وقت جبکہ وہ رمضان مبارک کے آخری جمعے میں حاضر ہوتے ہیں تو ان میں سے بھی بہت سے لوگوں کی آپ چیخیں نکلتے دیکھیں گے۔ لیکن اس خشوع میں اور ان دلوں میں جو خشوع سے عاری ہیں بہت بڑا فرق ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس وقت وہ خدا کی محبت میں نہیں روتے۔ اپنی ضرورت کے لئے روتے ہیں اور سارے سال کے جو اپنے گناہ یاد آ جاتے ہیں ان پہ روتے ہیں مگر خشوع میں رونا محبت الٰہی کی وجہ سے ہے۔ یہ بنیاد ہے اس رونے کی اور آنحضرت ﷺ محبت الٰہی کی وجہ سے رویا کرتے تھے اور ایک ایسا رونا ہے جو بے اختیار ہے جب ذکر چل پڑے تو آنکھیں ڈبڈبا جاتی ہیں۔ ایسے آخر زمانے سے آنحضرت ﷺ نے پناہ مانگی ہے جس زمانے میں ایسے دل ہوں گے اور میں سمجھتا ہوں کہ امت محمدیہ ﷺ کے لئے ایک بہت بڑی تنبیہ ہے۔

چنانچہ پھر فرمایا' ایسی دعا سے جو سنی نہیں جاتی' اب میں نے ذکر کیا تھا کہ وہ دعائیں بہت مانگتے ہیں اپنی ضرورت کے وقت مصیبت میں مبتلا ہو کر بظاہر روتے اور چلّاتے ہیں مگر جن کے دل اللہ کی محبت کی وجہ سے رونا نہ جانتے ہوں ان کی دعائیں سنی نہیں جاتیں۔ پس فرمایا ایسی دعا سے جو سنی نہیں جاتی۔ اب آپ دیکھ لیں کہ آنحضرت ﷺ لازماً اپنے متعلق بات نہیں کر رہے کیونکہ آپ کی دعا تو ہمیشہ ہر لمحہ سنی جاتی ہے۔ دعا دل میں پیدا ہونے سے پہلے بھی سنی جاتی تھی۔ کیا آنحضرت ﷺ پر وہ آیات نازل نہیں ہوئیں جن میں حضرت زکریاؑ کا ذکر تھا اور فرمایا گیا کہ (۔) اے میرے ربّ میں نے کبھی بھی اپنی دعا کی قبولیت کے بارے میں جو تیرے حضور کی گئی ہو اپنے آپ کو بدنصیب نہیں پایا۔ ہر دعا جو کی وہ ہر دعا تو نے سنی۔ پس آنحضرت ﷺ خود اپنے لئے ایسے دل سے کیسے پناہ مانگ سکتے ہیں۔ تو یہ مضمون متعلق ہے یہ سارا سلسلہ اسی آخری دور کا چل رہا ہے جس میں لوگ اللہ کی خشیت کی وجہ سے اور خشیت اور خشوع خضوع ان دونوں کو عرب اہل لغات نے ہم معنی قرار دیا ہے۔ اس پہلو سے کہ خشوع کے اندر خشیت یعنی اللہ کا خوف شامل ہے اور اس کی محبت بھی شامل ہے لیکن خشیت میں صرف محبت شامل نہیں تو خشوع ایک حاوی لفظ ہے جو بہت وسیع معنوں پر اطلاق پاتا ہے۔ اس پہلو سے ایسی دعا سے جو سنی نہیں جاتی آنحضرت ﷺ **یقیناً ان لوگوں کی باتیں فرما رہے ہیں جو آئندہ زمانے میں کبھی کبھی نمازوں میں گریہ وزاری کرتے ہوئے دکھائی دیں گے مگر چونکہ محبت الٰہی کی وجہ سے ان کی گریہ وزاری نہیں اس لئے ان کی ایک نمایاں علامت ہو گی کہ ان کی دعائیں سنی نہیں جاتیں اور سنی نہیں جائیں گی۔** اور بڑی بھاری تعداد ایسے لوگوں کی ملتی ہے وہ دعائیں کرتے ہیں' روتے پیٹتے ہیں' مگر سنی نہیں جاتیں۔ پھر شکوہ کر کے اور بھی خدا سے دور ہٹ جاتے ہیں وہ کہتے ہیں کیا فائدہ اس رونے پیٹنے کا۔ جب وہ ہماری سنتا ہی نہیں اور بعض احمق نوجوان احمدیوں میں بھی ایسے نظر آ جاتے ہیں کہیں کہیں۔ جنہوں نے اپنے امتحان کے لئے دعائیں مانگیں اور روئے پیٹے اور آخر پہ نمازیں بھی چھوڑ بیٹھے کہ ہم نے تو دعا مانگی تھی وہ قبول نہیں ہوئی اس لئے نمازوں کا فائدہ ہی کوئی نہیں۔ تو یہ انہی سب کا ذکر ہے' انہی کو متنبہ کیا جا رہا ہے کہ جب امن کی حالت میں تمہیں اللہ کی محبت میں رونا نہیں آیا کرتا تھا تو اب اپنے مقصد کے لئے جو اس کے پاس جا کے چلاتے ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ ایسی دعائیں نہیں سنی جائیں گی۔ یہ قطعیت کے ساتھ پیشگوئی ہے اس لئے کوئی اس تقدیر الٰہی کو تبدیل نہیں کر سکتا۔

پھر فرمایا ایسے نفس سے جو سیر نہیں ہوتا۔ تو آنحضرت ﷺ کی سیری تو ایسی سیری تھی کہ دنیا و مافیہا کا سب کچھ آپؐ کو عطا کیا گیا مگر آپؐ نے اس سے استغناء فرمایا۔ آپ کی ساری زندگی سیری کی ایسی مثال پیش کرتی ہے کہ کبھی دنیا کے کسی نبی نے ایسی مثال پیش نہیں کی۔ تو آپ فرما رہے ہیں ایسے نفس سے جو سیر نہیں ہوتا۔ لازم ہے کہ اپنا نفس مراد نہیں ہے۔ وہی دنیا مراد ہے جس دنیا کی باتیں فرما رہے ہیں۔ یعنی آئندہ آنے والی دنیا اور وہ دنیا سیر نہیں ہو گی۔ مادہ پرست سیر ہوتا ہی نہیں وہ جتنا زیادہ مانگے اگر وہ مانگا ہوا بھی سارا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کو دے دیا جائے تو وہ سیر نہیں ہوگا' مزید چاہے گا کیونکہ اس کی مثال جنہم کی سی ہے جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے وہ کہے گی ھل من مزید جب بھی خدا ایندھن جھونکے گا تو وہ پوچھے گی کہ اے خدا اور بھی کچھ ہے تو وہ بھی ڈال دے۔

پس یہ متقیوں کے نفس کی بات ہرگز نہیں ہو رہی' اولیاء کے نفس کی بات ہرگز نہیں ہو رہی' ان کے نفس کی بات بھی نہیں ہو رہی جو کچھ نہ کچھ ایمان رکھتے ہوں۔ **کلیتہً ایمان سے نابلد لوگوں کی باتیں ہو رہی ہیں۔ فرمایا کہ ان کا نفس سیر نہیں ہو سکتا۔ پس ان کی دعا سنی بھی جائے تو ھل من مزید کی آوازیں اٹھتی رہیں گی** اور پھر ایسے علم سے جو نفع رساں نہیں ہوتا میں ایسے علم سے پناہ مانگتا ہوں جس کا فائدہ دوسروں کو نہ پہنچے حالانکہ حضرت رسول اللہ ﷺ کو جو بھی علم تھا دین کا یا دنیا کا آپ نے کلیتہً بنی نوع انسان کے لئے وقف کر دیا تھا اور اپنی امت کو بھی یہی نصیحت فرماتے رہے کہ جتنا علم ہے وہ سارا بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے خرچ کرو اور قرآن کریم ان آیات سے بھرا پڑا ہے جن کا مضمون یہ ہے کہ (-) جو کچھ بھی ہم ان کو دیتے ہیں وہ اس میں سے خرچ کرتے چلے جاتے ہیں۔

(-) جو دنیا میں اپنے آپ کو اپنی تمناؤں' اپنی خواہشات کو جھونک دے' اس کا علم لوگوں کے لئے نفع رساں نہیں ہوتا۔ اب اس میں بظاہر ان حالات سے جو آج کل ہیں ایک تضاد سا دکھائی دے رہا ہے۔ دنیا پرست ہی ہیں جنہوں نے اتنے علوم ایجاد بھی کئے اور اتنے علوم بھی غیر معمولی ترقی بھی کی اور اس کے نتیجے میں جو کثرت سے ایجادات کی ہیں وہ ساری نفع رساں ہیں۔ آج کوئی بھی ایجاد نہیں جس کا آغاز اہل مغرب سے نہ ہوا ہو۔ اس سے بہت پہلے آپ مسلمان دانشوروں کی باتیں تاریخ میں تو پڑھتے ہیں لیکن فی زمانہ جو علم پھیلا ہوا ہے جس کے بے شمار فوائد ہیں آپ اس علم میں اہل مغرب ہی کے محتاج ہیں جو دہریت کے سب سے بڑے علمبردار ہیں۔ جنہوں نے دنیا کو مادہ پرستی سکھائی۔

تو یہ ایک مسئلہ حل ہونے والا باقی ہے کہ ایسے علم سے جو نفع رساں نہیں کیا ان تینوں سے یہ الگ لوگ ہیں حالانکہ ایک ہی مضمون بیان ہو رہا ہے۔ درحقیقت ان کا علم نفع پہنچانے کی خاطر نہیں بلکہ نفع حاصل کرنے کی خاطر ہے۔ یہ چھوٹا سا بل دے دیں بات کو تو اصل حقیقت کھل کر سامنے آ جائے گی۔ **جتنے علوم دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں' جتنی بڑی بڑی یونیورسٹیاں ہیں' جتنی بڑی بڑی لمبی تحقیقات ہو رہی ہیں ان سب کا آخر مقصد یہ ہے کہ ہم نفع اٹھائیں' نہ یہ کہ دنیا کو نفع پہنچائیں۔ کون سا علم ہے' کون سی سائنس ہے جو دنیا کو نفع پہنچانے کی خاطر ایجاد ہوئی ہے۔** نفع حاصل کرنے کی خاطر ہے اسی وجہ سے پیٹنٹ چلتے ہیں اور نئی دوائیں ایجاد ہوتی ہیں جو بے انتہا مہنگی مگر چونکہ ایجاد کرنے میں خرچ اسی لئے کیا گیا تھا کہ ہم اس سے فائدہ اٹھائیں اس لئے وہ اپنا حق سمجھتے ہیں کہ بنی نوع انسان کو تب فائدہ پہنچے جب ان کا منافع ہماری جیبوں میں داخل ہو جائے۔

چند دن ہوئے اس قسم کی بحثیں یہاں انگلستان کے دانشوروں میں اٹھائی گئیں تو بعض دانشوروں نے اصل حقیقت کو پکڑ لیا اور اتنی جرأت دکھائی کہ کھل کر بات کر سکیں۔ انہوں نے کہا اصل خرابی یہ ہے کہ ہم سب خود غرضی میں کرتے ہیں۔ آج ہمیں ایک ایسے نئے دور کی ضرورت ہے اور انہوں نے انگلستان کو دعوت دی کہ یہ دور انگلستان سے شروع ہو تو اس انقلابی دور کا سہرا انگلستان کے ہاتھ میں آ جائے گا کہ وہ اپنے دل ٹٹول کر ایسی باتیں کریں' ایسی حکمت عملی بنائیں جس سے واقعتہً بنی نوع انسان کا فائدہ پیش نظر ہو اور اس کی پہچان یہ ہوگی کہ اس فائدے کے دوران اپنا نقصان بھی ہو تو اس کو برداشت کریں۔ یہ وہ مرکزی حکمت کی بات ہے جو قرآن و حدیث کے حوالے سے میں بڑی دیر سے ان کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں اور مجھے بہت خوشی ہوئی کہ اب یہاں سے بھی وہ آواز اٹھنے لگی ہے۔ **اس دنیا کے حالات تبدیل ہو ہی نہیں سکتے جب تک اس مرکزی نکتے کو آپ نہ سمجھ جائیں کہ ایسی کوششوں' ایسی مساعی سے پناہ مانگیں کہ جو بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے نہیں بلکہ اپنے فائدے کے لئے ہوں۔**

پھر فرمایا (-) میں ان چار چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اگر ان چاروں چیزوں سے اللہ کی پناہ مل جائے تو پھر باقی کچھ بھی نہیں رہتا۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔ جن کی دنیا ہی نہیں بلکہ آخرت بھی سنور جاتی ہے۔ پس جماعت احمدیہ کے لئے لمحہ فکریہ ہے کیا ہم بھی جو جو کوششیں کرتے ہیں اس کا آخری مقصد محض اپنے آپ کو فائدہ پہنچانا تو نہیں' کیا ہماری جستجو' ہماری تحقیقات' ہماری کوششیں اس لئے وقف ہیں کہ لوگوں کو فائدہ پہنچا کر اللہ کی رضا حاصل کریں تو یہ خشیت ہے' یہ خشوع ہے۔ **ہر چیز میں اللہ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاتے چلے جائیں کیونکہ اللہ ان بندوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی خاطر اس کے بندوں سے محبت کرتے ہیں اور جو اس کی خاطر اس کے بندوں کے لئے مختلف نفع بخش تدبیریں سوچتے رہتے ہیں۔** پس آپ کا ہر علم اس کام کے لئے وقف ہو جانا چاہئے اور میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ اس نصیحت کو بڑے غور سے سمجھے گی اور اپنے پلّے باندھ لے گی۔

جہاں تک خشوع کا تعلق ہے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ راتوں کو چھپ کر ہی خدا کے حضور رونا خشوع ہے اور دن کو خدا کے حضور رونا خشوع نہیں ہے' یہ بات درست نہیں ہے۔ اللہ کی یاد جب دل پر قبضہ کر جائے اور انسان اس کے لئے اپنے آپ کو دنیا سے الگ کر لے تو اس وقت خشوع پیدا ہونا ایک لازمی حصہ ہے۔ آنحضور ﷺ کے متعلق بھی ایسی روایات کثرت سے ملتی ہیں جن میں رات کی خشوع کا ذکر ہے یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی یا دوسری امہات المومنین کی کہ رات کو چھپ کر آپ خدا کے حضور رویا کرتے تھے مگر ان روایات کی طرف لوگوں کی توجہ نہیں جہاں دن کے وقت آپؐ کے خشوع کا ذکر بھی ملتا ہے۔ چنانچہ انہی روایات میں سے ایک روایت مسند احمد بن حنبل سے میں نے اخذ کی ہے۔ باب ماجاء فی بکاء رسول اللہ ﷺ وہ باب جو آنحضرت ﷺ کی آہ و بکا کے متعلق ہے کس طرح آپ گریہ وزاری کیا کرتے تھے۔ حضرت مطرف رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپؐ نماز پڑھ رہے تھے۔ اب دو باتیں اس میں قابل توجہ ہیں۔ آدھی رات کو اٹھ کے تو نہیں لوگ سیدھا رسول اللہ ﷺ کے خلوت خانوں میں چلے جایا کرتے تھے۔ یہ تو ناممکن ہے سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ پھر دوسری بات یہ کہ وہ پبلک جگہ تھی غالباً مسجد تھی جہاں ہر کس و ناکس جا سکتا تھا۔ تو حضرت مطرفؓ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپؐ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ کے سینہ مبارک سے اللہ تعالیٰ کے حضور رونے کی وجہ سے ہنڈیا کے ابلنے کی جیسی آواز آ رہی تھی۔ پس یہ جس طرح ہنڈیا ابلتی ہے یہ نقشہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے بھی آنحضور ﷺ کے رونے کے متعلق بیان فرمایا ہوا ہے جو رات کے وقت تھا۔ دن کو بھی آپ کے سینۂ مبارک کا یہی حال ہوتا تھا۔ اور بعینہٖ وہی لفظ ایک اور راوی جس نے دن کو آپؐ کو دیکھا استعمال کر رہا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس سے بہتر آنحضور ﷺ کے قلب کی حالت کے بیان کے لئے اور کوئی محاورہ نظر نہیں آتا۔ جو محاورہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سوجھا بعینہٖ وہی محاورہ حضرت مطرف کے والد نے استعمال فرمایا۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ آپؐ کے سینہ مبارک سے ہنڈیا کے ابلنے کی آواز جیسی آواز آ رہی تھی۔

پس نمازوں میں اس قسم کا رونا اختیار کرنا چاہئے۔ مگر جب میں کہتا ہوں' اختیار کرنا چاہئے' تو اس کے نتیجے میں مجھے ایک خوف بھی پیدا ہوتا ہے۔ آنحضور ﷺ جس حالت میں بھی گریہ وزاری کر رہے تھے دکھانا مقصود نہیں تھا اور سنانا مقصود نہیں تھا لیکن بعض دفعہ لوگوں کے رونے کی اور چلّانے کی آواز اس طرح آتی ہے کہ گویا وہ خدا کی طرف توجہ کرنے سے زیادہ اپنی توجہ مبذول کروا رہے ہیں۔ ایسی حالت میں آوازوں کو دبانا چاہئے۔ یہ مثال ہے اصل میں اس کے اندر یہ مضمون داخل ہے۔ ہنڈیا کے ابلنے کی آواز جب قریب جاؤ تو آیا کرتی ہے۔ دوسرے ہنڈیا کی چیخوں کی آواز آپ سنا نہیں کرتے۔ پس وہ چیخ و چہاڑ جو بعض لوگ نمازوں میں مچاتے ہیں وہ تو سب نماز پڑھنے والوں کی نمازیں خراب کر دیتی ہیں۔ جب نمازوں کے علاوہ کوئی دعا ہو اور اس میں بے اختیار چیخ نکل جائے تو اس پر

کوئی حرف نہیں لیکن خصوصیت سے نماز کے وقت چیخوں سے اجتناب لازم ہے کیونکہ اس سے دوسرے تمام نمازیوں کی نماز خراب ہو جاتی ہے اور یوں لگتا ہے کہ صرف چند ہی ہیں جو رونے پیٹنے والے ہیں باقی سب کو خشوع کا علم ہی کچھ نہیں۔ یہ غلط ہے۔

اس لئے ہنڈیا کے ابلنے کے مضمون کو پیش نظر رکھیں اور یاد رکھیں جب دل میں گڑگڑاہٹ اٹھتی ہے تو قریب کے لوگوں کو اس کی آواز بھی آجائے گی مگر اس وقت اپنے اوپر ضبط کرنا اور چیخیں نہ مارنا بتا رہا ہے کہ جو گڑگڑاہٹ کی آواز ہے وہ بے اختیاری کی حالت ہے اس کو دبایا جا ہی نہیں سکتا۔ جس طرح وہ آنسو جو بے اختیار نکل آئیں ان کو لوگ آخر دیکھ ہی لیتے ہیں مگر جن پہ کوئی اختیار نہ رہے وہ آنسو ہیں جو خدا کی محبت میں بہنے والے آنسو ہیں از خود پھوٹتے ہیں اور پھر دیکھنے والے دیکھتے بھی ہیں۔

(الفضل 30 نومبر 98ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئیق احمد بلال صاحب

"اے بھتیجے! جا اپنے کام میں لگا رہ۔ جب تک میں زندہ ہوں تیرا کوئی بال بیکا نہیں کر سکتا"

حضرت ابوطالب

انسان کی زندگی میں بے شمار ابتلاء آتے رہتے ہیں۔ ان ابتلاؤں میں سے ایک ابتلاء انسان کو اس وقت پیش آتا ہے جب اسے اپنے لئے دو محبتوں میں سے ایک محبت کو اختیار کرنا ہوتا ہے اور اس ابتلاء میں صرف وہی لوگ پورے اترتے ہیں جن پر خاص فضل الٰہی ہوتا ہے۔

ایسا ہی ایک ابتلاء ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے عم محترم حضرت ابوطالب کو بھی پیش آیا۔ جب رؤسائے مکہ حضورؐ کی تبلیغ حق سے تنگ آکر آپؐ کے چچا محترم کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ ہم آپ کی وجہ سے آپ کے بھتیجے کا لحاظ کرتے ہیں۔ اب یہ معاملہ ہماری برداشت سے باہر ہو چکا ہے۔ اب یا تو آپ اپنے بھتیجے کو اس کام سے باز رکھیں یا اسے اپنی پناہ سے نکال دیں۔ یہ ایک بہت بڑا ابتلاء تھا۔ ایک طرف یتیم بھتیجے کی محبت جو مرحوم بھائی کی واحد نشانی تھا اور دوسری طرف برادری اور سرداری کی محبت.... حضرت مسیح موعود نے ازالہ اوہام میں اس واقعے کا دلکش نظارہ کھینچا ہے۔

"جب یہ آیتیں اتریں کہ مشرکین رجس ہیں پلید ہیں شرالبریہ ہیں سفہاء ہیں اور ذریت شیطان ہیں اور ان کے معبود وقود النار اور حصب جہنم ہیں تو ابوطالب نے آنحضرتؐ کو بلا کر کہا کہ اے میرے بھتیجے اب تیری دشنام دہی سے قوم سخت مشتعل ہو گئی ہے اور قریب ہے کہ تجھ کو ہلاک کریں اور ساتھ ہی مجھ کو بھی۔ تو نے ان کے عقلمندوں کو سفیہ قرار دیا ہے اور ان کے بزرگوں کو سفیہ قرار دیا ہے اور ان کے بزرگوں کو شرالبریہ کہا اور ان کے قابل تعظیم معبودوں کا نام ہیزم جہنم اور وقود النار رکھا اور عام طور پر ان سب کو رجس اور ذریت شیطان اور پلید ٹھہرایا۔ میں تجھے خیر خواہی کی راہ سے کہتا ہوں کہ اپنی زبان کو تھام اور دشنام دہی سے باز آجا ورنہ میں قوم کے مقابلے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آنحضرتؐ نے جواب میں کہا کہ اے چچا یہ دشنام دہی نہیں ہے بلکہ اظہار واقعہ ہے اور نفس الامر کا عین محل پر بیان ہے اور یہی تو کام ہے جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں اگر اس سے مجھے مرنا درپیش ہے تو میں بخوشی اپنے لئے اس موت کو قبول کرتا ہوں۔ میری زندگی اس راہ میں وقف ہے۔ میں موت کے ڈر سے اظہار حق سے رک نہیں سکتا۔ اور اے چچا اگر تجھے اپنی کمزوری اور اپنی تکلیف کا خیال ہے تو تُو مجھے پناہ میں رکھنے سے دست بردار ہو جا بخدا مجھے تیری کچھ بھی حاجت نہیں میں احکام الٰہی کے پہنچانے سے کبھی نہیں رکوں گا۔ مجھے اپنے مولیٰ کے احکام جان سے زیادہ عزیز ہیں۔ بخدا اگر میں اس راہ میں مارا جاؤں تو چاہتا ہوں کہ پھر بار بار زندہ ہو کر ہمیشہ اسی راہ میں مرتا رہوں۔ یہ خوف کی جگہ نہیں بلکہ مجھے اس میں بے انتہا لذت ہے کہ اس کی راہ میں دکھ اٹھاؤں۔ آنحضرتؐ یہ تقریر کر رہے تھے اور چہرہ پر سچائی اور نورانیت بھری ہوئی رقت نمایاں ہو رہی تھی۔ اور جب آنحضرتؐ یہ تقریر ختم کر چکے تو حق کی روشنی دیکھ کر بے اختیار ابوطالب کے آنسو جاری ہو گئے اور کہا کہ میں تیری اس اعلیٰ حالت سے بے خبر تھا۔ تو اور ہی رنگ میں اور اور ہی شان میں ہے۔ جا اپنے کام میں لگا رہ۔ جب تک میں زندہ ہوں جہاں تک میری طاقت ہے میں تیرا ساتھ دوں گا۔"

یہ مضمون لکھنے کے بعد حضرت مسیح موعود حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ

"یہ سب مضمون ابوطالب کے قصہ کا اگرچہ کتابوں میں درج ہے مگر یہ تمام عبارت الہامی ہے جو خدا تعالیٰ نے اس عاجز کے دل پر نازل کی صرف کوئی کوئی فقرہ تشریح کے لئے اس عاجز کی طرف سے ہے اس الہامی عبارت سے ابوطالب کی ہمدردی اور دلسوزی ظاہر ہے لیکن بکمال یقین یہ بات ثابت ہے کہ یہ ہمدردی پیچھے سے انوار نبوت و آثار استقامت دیکھ کر پیدا ہوئی تھی۔"

(ازالہ اوہام ص ۱۱،۱۲ روحانی خزائن جلد نمبر3)

نام و نسب

آپ کا نام عبدمناف بن عبدالمطلب الہاشمی القرشی تھا۔ آپ حضورؐ کے چچا اور حضرت علیؓ کے والد تھے اکثر متقدمین کا خیال تھا کہ ان کا نام ہی کنیت ہے پھر دو نام اور لکھے ہیں۔ عبدمناف جو مشہور ہے اور عمران۔ ایک نام شیبہ بھی بتایا گیا ہے۔

آپ کا سلسلۂ نسب ددھیال اور ننھیال کی طرف سے قریش کے دو نامور مورثوں تک منتہی ہے یعنی قصی اور مخزوم۔

آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت عمرو تھا۔

حضرت ابوطالب 540ء میں مکہ میں پیدا ہوئے اور 620ء میں وہیں وفات پائی۔ ہجرت مدینہ سے تین سال قبل آپ کے ددھیال میں سقایہ اور ننھیال میں قبہ کے مناصب تھے۔ خطابت و شعر میں بھی ابوطالب کا ایک مقام ہے۔ ان کی طرف ایک چھوٹا سا دیوان بھی منسوب کیا جاتا ہے "دیوان شیخ الاباطح ابی طالب" جو طبع ہو چکا ہے چار سو اکیس اشعار پر مشتمل اس دیوان کی ترتیب عبداللہ بن احمد کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ دیوان کے ساتھ ایک لامیہ قصیدہ بھی شامل ہے لیکن اس میں شعری سقم اتنے ہیں کہ ابوطالب جیسے قادر الکلام کی طرف اس پورے مجموعے کا انتساب محل نظر ہے۔

(دائرہ معارف اسلامیہ (زیر لفظ) ابوطالب)

شادیاں اور اولاد

حضرت ابوطالب نے دو شادیاں کیں۔ پہلی بیوی، جن کا نام حضرت فاطمہؓ بنت اسد بن ہاشم تھا، مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ ان سے ابوطالب کی حسب ذیل اولاد ہوئی۔

(1) طالب (2) ام ہانی فاختہ (3) عقیل (4) جعفر (5) جمانہ (6) علی (7) ام طالب ریطہ

جبکہ دوسری بیوی سے صرف ایک لڑکا ہوا۔ جس کا نام طلیق ملتا ہے۔

(دائرہ معارف اسلامیہ۔ ابوطالب)

حضورؐ کی خدمات کا شرف

جب حضرت محمد مصطفیٰؐ آٹھ برس کے ہوئے تو آپ کے دادا محترم حضرت عبدالمطلب وفات پا گئے اور آپؐ کی تربیت حضرت ابوطالب کے سپرد ہوئی حضرت ابوطالب نے اس فرض کو ادا کرنے میں وہ بے مثال کردار ادا کیا کہ تاریخ اسلام ہمیشہ آپ کی مداح رہے گی۔ وہ آپؐ سے اس قدر محبت کرتے تھے کہ آپؐ کے مقابل پر اپنے بچوں کی بھی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ تقریباً بارہ برس کی عمر میں آپؐ نے ابوطالب کے ساتھ شام کا سفر کیا۔ ابوطالب سفر کی تکلیف یا کسی اور وجہ سے آپؐ کو ساتھ نہیں لے جانا چاہتے تھے لیکن آپؐ کو ان سے اس درجہ محبت تھی کہ جب ابوطالب چلنے لگے تو آپؐ ان سے لپٹ گئے۔ ابوطالب نے آپؐ کی دل شکنی گوارا نہ کی اور ساتھ لے لیا۔ آنحضورؐ کے اعلان نبوت کے بعد ہمیشہ مخالفوں کے مقابل پر سینہ سپر رہے۔ کفار نے آپ کے ذریعے حضورؐ کو روکنے کی کوشش کی تو آپ نے اپنے قبیلے اور سرداری کی محبت کو اپنے بھتیجے کی محبت پر قربان کر دیا۔ آپ تین سال تک شعب ابی طالب کی گھاٹی میں محصور بھی رہے اور بعض اوقات آپ کو درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کرنا پڑتا ان تمام ابتلاؤں کے باوجود حضورؐ سے شفقت میں ذرہ برابر بھی کمی نہ آئی اور غالباً انہی مصائب اور تکالیف کا اثر تھا کہ اس محاصرے کے ختم ہونے کے کچھ ہی عرصہ بعد آپ کی وفات ہوئی۔ مگر آخری دم تک حضورؐ کی مدد میں لگے رہے۔

وفات

10 نبوی میں آپ نے وفات پائی۔ شوال کی پندرہ تاریخ تھی بعض روایات میں ذوالقعدہ کا مہینہ بیان ہوا ہے آپ الحجون کے آبائی قبرستان میں دفن کئے گئے۔

(دائرہ معارف اسلامیہ ابوطالب)

حضرت ابوطالب کا ایمان

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰؐ بھی آپ سے بے پناہ محبت کیا کرتے تھے اور آپ کا بے حد احترام کیا کرتے تھے۔ یہ سوال کہ آیا آپ باقاعدہ اسلام لے آئے تھے یا نہیں محل غور ہے اور یہ مسئلہ مورخین میں زیر بحث رہا ہے۔ اگر آپ کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو نظر آتا ہے کہ آپ نے ساری زندگی اسلام کا دفاع کیا ہے مگر زبان سے کلمہ طیبہ پڑھنے کے بارہ میں دونوں طرح کی روایات ہیں بخاری میں آتا ہے کہ جب حضرت ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو حضورؐ آپ کے پاس تشریف لائے۔ اس وقت وہاں پر ابوجہل اور ابولہب بھی موجود تھے۔ حضورؐ نے نہایت بے تاب ہو کر کہا۔ چچا! کلمہ پڑھ لیجئے۔ تو ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ جو اس وقت موجود تھے انہوں نے ابوطالب سے کہا اترغب عن ملۃ عبدالمطلب کیا تو اب عبدالمطلب کے دین کو چھوڑتا ہے اور انہوں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بار بار یہی کہا یہاں تک کہ آخری بات جو ابوطالب نے کہی وہ یہ تھی "عبد المطلب کے دین پر" اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ میں اس وقت تک آپ کے لئے مغفرت طلب کرتا چلا جاؤں گا جب تک مجھے منع نہ کر دیا جائے۔

(بخاری کتاب المناقب باب قصۃ ابی طالب)

دوسری طرف سیرۃ النبویہ لابن ہشام میں درج ہے کہ وفات کے وقت جب حضورؐ حضرت ابوطالب کے پاس آئے اور انہوں نے کلمہ پڑھنے کو کہا تو ابوطالب نے کہا "اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میرے بعد تم پر اور تمہارے آباؤ اجداد پر گالیاں پڑیں گی اور یہ کہ قریش سمجھیں گے کہ میں نے موت کے ڈر سے کلمہ پڑھا ہے تو میں پڑھ دیتا"۔ اس کے بعد فرمایا "میں وہ کلمہ تمہاری خوشی کی خاطر پڑھ دیتا ہوں۔ پھر جب حضرت عباسؓ نے دیکھا تو آپ کے ہونٹ ہل رہے تھے۔ حضرت عباسؓ نے کان لگا کر سنا اور پھر آنحضرتؐ سے کہا "برادر زادے بخدا میرے بھائی نے وہ کلمہ پڑھ دیا جو تم پڑھانا چاہتے تھے۔"

(السیرۃ النبویۃ لابن الھشام وفاۃ ابی طالب و خدیجہ۔ الجزء الثانی ص59 ناشر انتشارات ایران)

ابوطالب کے متعلق شیعی مسلک یہی ہے اور یہی نقطۂ نگاہ شبلی نعمانی کا تھا۔ بلکہ عبد الحسین احمد امینی نے تو لکھا ہے کہ ائمہ اہل بیت ابوطالب کے ایمان پر متفق القول ہیں۔

(دائرہ معارف اسلامیہ۔ ابوطالب)

حضرت مسیح موعود کا ارشاد

بعض لوگ جو کہ غیر مذاہب میں برائے نام ہوتے ہیں مگر خلوص دل سے وہ اسلام کے مداح ہوتے ہیں ان کے ذکر پر فرمایا کہ:۔

"ابوطالب کی بھی ایسی ہی حالت تھی۔ خدا تعالیٰ کی یہ عادت نہیں ہے کہ ایک خبیث اور شریر کو ایک ادب اور لحاظ کرنے والے کے برابر کر دیوے۔ اگر اس نے بظاہر تو مذہب قبول نہیں کیا مگر بزرگ سالی کی رعونت اس میں نہ تھی احادیث میں بھی اس قدر تحقیقات کہیں نہیں ہوئی ہے ممکن ہے کہ اس نے کبھی کلمہ پڑھ دیا ہو۔ بجز اعتقاد کے محبت نہیں ہوا کرتی۔ اول عظمت دل میں بیٹھتی ہے پھر محبت ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم ص200)

بہرحال حضرت ابوطالب نے حضورؐ سے جو جانثاریاں کیں ان سے انکار نہیں کیا جا سکتا آپ نے حضورؐ کو اپنے جگر گوشوں پر ترجیح دی۔ آپ کی خاطر شعب ابی طالب میں تین سال محصور رہے۔ فاقے برداشت کئے، یہ محبت، یہ جوش یہ جان نثاریاں یقیناً ضائع نہیں جاسکتیں۔

ریل گاڑی

1813ء میں برطانیہ کی مختلف کانوں (Mines) میں ریل گاڑی کا استعمال شروع ہوا یہ گاڑی بھاپ سے چلتی تھی اس کی دریافت 1804ء میں کورنش مین (Cornishman) نے کی۔ اس کے مقابلے پر بجلی سے چلنے والی گاڑی 1879ء میں برلن میں چلائی گئی اور 1920ء میں ڈیزل سے چلنے والی ریل کار منظر عام پر آئی۔

ملینیم کا آغاز، برطانوی حکومت نے غلطی تسلیم کر لی

حکومت نے ہمیشہ یہی سمجھا ہے کہ ملینیم یکم جنوری 2001ء کو شروع ہوگا (لارڈ میکنٹوش)

غلطی کے ذمہ دار نیا کیلنڈر مرتب کرنے والے پادری ہیں، حضرت عیسیٰ چار قبل مسیح میں پیدا ہوئے

لندن (جنگ نیوز): برطانوی حکومت نے اس غلطی کو تسلیم کر لیا ہے کہ نئے ملینیم کی تقریبات اس کے صحیح طور پر آغاز سے ایک سال قبل ہی شروع ہو رہی ہیں۔ اب جبکہ ملینیم ڈوم اور دوسری تقریبات پر کئی ملین پاؤنڈ خرچ ہو چکے ہیں حکومت نے تسلیم کر لیا ہے کہ نیا ملینیم یکم جنوری 2000ء کو نہیں بلکہ یکم جنوری 2001ء کو شروع ہوگا۔

دنیا بھر میں تاریخ کے سب سے بڑے جشن کی مقررہ تاریخ سے ایک ماہ قبل حکومت کا یہ اظہار بڑا دلچسپ ہے کہ یہ تقریبات ایک سال قبل شروع کی جا رہی ہیں۔ حکومت کے ڈپٹی چیف وہپ لارڈ میکنٹوش نے کہا ہے کہ وہائٹ ہاؤس دراصل اس بارے میں محض عام لوگوں کا ساتھ دے رہا ہے کہ نئی صدی کب شروع ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس امر کو ہمیشہ تسلیم کرتی آئی ہے کہ نیا ملینیم یکم جنوری 2001ء کو شروع ہو گا مگر بہت سے لوگ اس کا جشن 2000ء میں ہی منانا چاہتے ہیں۔ یہ فیصلہ 1994ء میں کیا گیا تھا کہ ملینیم کمیشن بہت سے منصوبوں کو 2000ء میں فنڈز مہیا کرے گا تاکہ نئے ملینیم میں داخل ہوا جائے۔ شراب خانوں کو مزید 36 گھنٹے کھلا رکھنے کی اجازت اسی سال ہو گی اور ملینیم ڈوم جس پر 758 ملین پاؤنڈ کی لاگت آئی ہے غالباً اس وقت بند ہو گا جب صحیح معنوں میں ملینیم شروع ہو گا۔ اس بات کا بھی کوئی امکان نہیں ہو گا کہ پچیس لاکھ افراد کا جو جشن تین ملین پاؤنڈ کی لاگت سے امسال دریائے ٹیمز پر منایا جائے گا وہ اس ملینیم کے موقع پر پھر منایا جا سکے۔ ملینیم کی صحیح تاریخ ہی متنازع نہیں ہے۔ جس وقت 31۔ دسمبر کو نصف شب پر گھڑی بارہ بجائے گی وہ وقت بھی متنازع ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ دنیا بھر میں وقت کا تعین گرینچ میں پیتل کی اس پٹی سے ہوتا ہے جو وہاں نصب کی گئی ہے جبکہ یہ پٹی اصل میں صفر درجہ طول بلد سے 300 فٹ دور ہے۔ اس طرح نئی صدی کا اصل وقت ایک سیکنڈ کے ایک تہائی فرق سے ہو گا۔ بیسویں صدی کا آغاز 31۔ دسمبر 1900ء اور یکم جنوری 1901ء کی درمیانی شب سے ہوا تھا۔ ملینیم کی صحیح تاریخ کے تعین میں اس بھاری غلطی کا الزام پادریوں کو دیا جا رہا ہے جنہوں نے نیا کیلنڈر تیار کرتے وقت زیرو (صفر) سال کو نظر انداز کر دیا تھا۔ ماہرین کا اندازہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کا سال 4 قبل مسیح ہے۔ اس طرح مذہبی لحاظ سے ملینیم 1996ء کو شروع ہونا چاہئے تھا۔

(روزنامہ جنگ لندن 4۔ دسمبر 1999ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

رپورٹ: مبارک محمود صاحب

جماعت احمدیہ تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں صوبائی جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تنزانیہ کے صوبہ جات Lindi اور Mtwara کی جماعتوں کا جلسہ سالانہ 3۔ 4۔ دسمبر 1999ء بروز جمعہ اور ہفتہ جماعت احمدیہ Nachingwea کی بیت الذکر کے گراؤنڈ میں منعقد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں ملکی جلسہ سالانہ کے بعد نومبایعین کی تعلیم و تربیت کے لئے پورے ملک میں صوبائی سطح پر جلسے منعقد کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ اور یہ اس نوعیت کا ساتواں صوبائی جلسہ تھا۔

جماعتوں کو ان صوبائی جلسوں کا پروگرام دیا گیا تو تمام جماعتوں نے بڑے شوق و جذبہ کے ساتھ جلسہ کا پروگرام بنایا۔ اس سلسلہ میں صدران جماعت نے متعدد میٹنگز کیں، انتظامیہ تشکیل دی، جس نے وقت پر جلسہ کے انتظامات کی تیاری مکمل کر لی۔

مورخہ 3۔ دسمبر بروز جمعہ جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر و مربی انچارج تنزانیہ نے اپنے افتتاحی خطاب میں حضرت اقدس مسیح موعود کی آمد اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے انقلاب کا تذکرہ کر کے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور اس الٰہی پیغام کو ہر طرف پھیلانے پر زور دیا۔

جلسہ میں کی گئی بعض تقاریر کے عناوین یوں تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا اسوہ حسنہ، احمدیت کی حقیقت، بدرسومات (بدعات) کے خلاف جہاد، صداقت حضرت مسیح موعود، تاریخ احمدیت اس کے علاوہ "میں نے احمدیت کیوں قبول کی" کے عنوان پر کئی نو احمدیوں نے ایمان افروز تقاریر کیں۔ اسی طرح مجلس سوال و جواب کا پروگرام بھی بہت دلچسپ رہا۔

پہلے دن نماز مغرب و عشاء کے بعد تمام خدام و اطفال سے مکرم عبد الرحمٰن محمد آے صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے خطاب کیا اور انہیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ جن مجالس کا تا حال انتخاب نہیں ہوا تھا ان کا انتخاب کروایا گیا۔ اسی طرح واقفین نو اور ان کے والدین کا ایک اجلاس بھی منعقد کیا گیا۔

دوسرے دن کے ایک اجلاس میں مکرم معراج صاحب ڈسٹرکٹ کمشنر مہمان خصوصی تھے جنہوں نے اپنی تقریر میں نظام جماعت اور احباب جماعت کے رویہ کی بہت تعریف کی اور بتایا کہ احمدیہ بیت الذکر سے کبھی کسی جھگڑے کی خبر نہیں ملی۔ مکرم امیر صاحب نے ڈسٹرکٹ کمشنر کو یقین دلایا کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے کبھی کوئی جھگڑا نہ بیت الذکر کے اندر ہو گا اور نہ بیت الذکر کے باہر کیونکہ جماعت کا ایک الٰہی نظام ہے اور احباب جماعت کو کسی بھی دنگا فساد سے الگ رہنے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مکرم ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب نے بعد میں کئی تقاریر سماعت فرمائیں اور تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آج میں نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا ہے۔

جلسہ کے اختتامی اجلاس میں مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر جماعت احمدیہ تنزانیہ نے حضرت اقدس مسیح موعود کے عشق رسولؐ کا ذکر فرمایا۔

اس جلسہ کی حاضری 600 تھی جس میں 150 نو احمدی تھے۔ اگرچہ یہ حاضری تھوڑی دکھائی دیتی ہے مگر یہاں کے دور دور کے فاصلوں اور ٹرانسپورٹ کے ناقص نظام کے پیش نظر یہ حاضری قابل قدر ہے۔

یہ جلسہ بیت احمدیہ کے کھلے گراؤنڈ میں پنڈال لگا کر کیا گیا۔ مہمانوں کے لئے لنگر خانہ مسیح موعود جاری کیا گیا جس کا سارا انتظام احباب جماعت خود کر رہے تھے۔ خدا کے فضل سے تمام انتظامات خوش اسلوبی سے انجام پائے۔

اس علاقے میں پانی کی شدید قلت ہے لیکن خدمت کے جذبے سے بھرپور احباب و خواتین سروں اور سائیکلوں پر مسلسل پانی لاتے رہے اور کسی ایک وقت بھی جلسہ کے لئے پانی کی قلت محسوس نہیں ہوئی۔

جلسہ کی آواز کو دور دور تک پہنچانے کے لئے لاؤڈ اسپیکر کا احسن انتظام تھا۔ جس کے لئے جنریٹر حاصل کئے گئے تھے۔ اسی طرح جلسہ کی آڈیو ریکارڈنگ کا بھی انتظام تھا۔ اس نوعیت کا اس علاقے میں یہ پہلا جلسہ تھا جو ارد گرد کے لوگوں کے لئے دلچسپی اور حیرانی کا باعث بنا رہا۔

تمام جماعتوں کے ممبران مجلس عاملہ نے جلسہ کے فوراً بعد میٹنگ کر کے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ آئندہ بھی ہر سال جلسہ منعقد کریں گے بلکہ آئندہ سال کے لئے ابھی سے تاریخیں بھی مقرر کر لی گئیں۔ اور جیسا کہ اس سال جلسہ کے اخراجات ان جماعتوں نے برداشت کئے ہیں آئندہ سال بھی وہ کوشش کریں گے کہ تمام اخراجات خود برداشت کر لیں۔

قارئین کرام سے جلسہ کے تمام کارکنان کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور سب کا حامی و ناصر ہو اور جماعت احمدیہ تنزانیہ کو دعوت الی اللہ اور تربیت کے میدانوں میں مثالی اور خدا تعالیٰ کی رضا کے تابع کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی بے شمار برکتوں سے نوازے۔ آمین (الفضل انٹرنیشنل 11۔ فروری 2000ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تقاریب شادی

○ مکرم نصیب احمد بٹ صاحب مربی سلسلہ ابن محمد حنیف صاحب بٹ مرحوم 219 گنڈا سنگھ والا فیصل آباد کی تقریب شادی ہمراہ راضیہ بٹ صاحبہ بنت ضیاء الدین بٹ صاحب ٹاؤن شپ لاہور 16۔ جنوری 2000ء کو منعقد ہوئی۔

اسی طرح مکرم ظفر احمد بٹ صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم محمد حنیف بٹ مرحوم 219 گنڈا سنگھ والا فیصل آباد کی شادی ہمراہ آنسہ صاحبہ بنت محمد یوسف بٹ صاحب سمن آباد فیصل آباد اور مکرم صدیق احمد بٹ صاحب ابن مکرم محمد حنیف بٹ صاحب مرحوم 219 گنڈ سنگھ والا فیصل آباد کی شادی ہمراہ عزیزہ صائمہ صاحبہ بنت محمد یوسف بٹ صاحب سمن آباد فیصل آباد سے مورخہ 16۔ جنوری 2000ء کو منعقد ہوئی۔

17۔ جنوری بروز سوموار گنڈا سنگھ والا فیصل آباد میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان

○ وہ طلباء و طالبات جنہوں نے ماسٹرز۔ ڈاکٹریٹ اور پوسٹ ڈاکٹریٹ پروگرام مکمل کیا ہو وہ اپنے تحقیقی مقالہ (Thesis) کی کاپی/Abstract نظارت تعلیم۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ 35460 کو ارسال کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ طلباء و طالبات ان سے مستفید ہو سکیں۔

(نظارت تعلیم)

اعلان

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں قائم تعلیمی انفارمیشن کے ذریعہ کثیر تعداد میں طلباء و طالبات کی تعلیمی رہنمائی کی جاتی ہے۔ اس کے لئے اکثر شائع شدہ مواد نظارت ہذا خود خط و کتاب کر کے منگواتی ہے نیز مختلف ادارہ جات میں تعلیم حاصل کرنے والے احمدی طلباء و طالبات بھی بہت سا مواد ارسال کرتے ہیں۔ طلبہ کی کثرت کے پیش نظر پاکستان اور بیرون ملک قائم تعلیمی ادارہ جات کے بارے میں مزید معلومات درکار رہتی ہیں۔ اس لئے وہ تمام طلبہ جو اندرون و بیرون ملک کسی بھی تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں وہ مندرجہ ذیل معلومات شائع شدہ شکل میں ارسال کریں تاکہ کثرت سے طلبہ فائدہ اٹھا سکیں۔

انڈر گریجویٹ کورسز پروگرام
پوسٹ گریجویٹ کورسز و پروگرام
داخلہ سے متعلق مکمل معلومات
Financial AID وغیرہ

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم محمد حسین بھٹی صاحب گلشن پارک مغل پورہ لاہور گذشتہ عشرہ سے جسم کے بائیں حصے پر فالج کی وجہ سے سروسز ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ جماعت دہم اور دیگر طلباء طالبات کے سالانہ امتحانات شروع ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے

○ خاکسارہ محمودہ سعدیہ بنت چوہدری رشید احمد زیروی صاحب مرحوم سر میں شدید درد کے باعث بیمار ہوں درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد الطاف صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بھتیجے عزیز سید عاطف علیشاہ بخاری ابن مکرم سید منور علیشاہ بخاری ساکن F/68 شاہ رکن عالم کالونی ملتان پاکستان ائر فورس سرگودھا میں بطور کاپل ٹیکنیشن ڈیوٹی سرانجام دے رہے تھے مورخہ 2000-2-5 کو ایک عزیز کی وفات کے سلسلہ میں اپنے ماموں مکرم محمد اکرم صاحب کے ساتھ چک نمبر 38/39 میں افسوس کے لئے گئے۔ واپسی پر قائد آباد کے قریب ٹرک کے ساتھ حادثہ پیش آیا۔ موٹر سائیکل مرحوم خود چلا رہے تھے۔ شدید چوٹوں کی وجہ سے P.A.F سرگودھا ہسپتال پہنچنے سے قبل مکرم سید عاطف علیشاہ بخاری کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

مرحوم کے ماموں مکرم محمد اکرم صاحب ورک کو جو اسی حادثے میں شدید زخمی ہوئے بغرض علاج C.M.H راولپنڈی میں منتقل کر دیا گیا۔ مورخہ 2000-2-6 کو پاکستان ائر فورس سرگودھا کے افسران فوجی جمیعت کے ساتھ تابوت لے کر دار الضیافت ربوہ لائے۔ بعد نماز ظہر بیت المہدی گولبازار ربوہ میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اس کے بعد فوج اپنی قیادت میں تابوت اپنی گاڑی میں لے کر عام قبرستان میں لے گئی اور تدفین کے موقع پر مرحوم کو سلامی پیش کی۔

مرحوم مکرم سید بشارت علیشاہ صاحب سیکرٹری تحریک جدید مظفر گڑھ کے بھتیجے تھے۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں مرحوم کی مغفرت بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز مرحوم کے ماموں کی کامل شفاء یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے خاندان کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تبدیلی ٹیلی فون نمبر

○ مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب نائب وکیل المال اول (سابق صدر خدام الاحمدیہ پاکستان) اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی رہائش گاہ کا ٹیلی فون نمبر تبدیل ہو گیا ہے اور اب اس کا نمبر 211522 ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

چین نے دفاعی بجٹ میں اضافہ کر دیا

تائیوان کے ساتھ کشیدگی میں اضافہ کے بعد چین نے اپنے دفاعی بجٹ میں اضافہ کر دیا ہے۔ لبریشن آرمی ڈیلی نے لکھا ہے کہ تائیوان پر کسی صورت سمجھوتہ نہیں ہوگا۔ اعلان آزادی کیا گیا تو ساتھ ہی طبل جنگ بجا دیا جائے گا۔ کسی بیرونی طاقت نے مداخلت کی تو سختی سے نبٹیں گے۔ اخبار نے تائیوان کے عوام کو دھمکی دی ہے کہ اگر انہوں نے تائیوان کے صدارتی انتخابات میں آزادی پسند سربراہ کو صدر منتخب کیا تو خطرناک نتائج نکلیں گے۔ چینی فوج جنگ کیلئے تیار ہے۔

بھارتی بہار میں دو ٹرینوں کی ٹکر 10- ہلاک

ریاست بہار میں دو مسافر گاڑیوں کے ٹکرانے سے کم از کم 10- افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ یہ حادثہ ضلع سہارا سا میں ہوا۔ ریلوے ٹریک پر دو گھنٹے ٹریفک معطل رہی۔

آسام میں پولیس مقابلہ 2 اہلکار 5 باغی ہلاک

بھارت کی ریاست آسام میں علیحدگی پسندوں اور پیرا ملٹری فورسز کے درمیان جھڑپوں میں سات افراد ہلاک ہو گئے ان میں دو سرکاری اہلکار اور 5 باغی تھے۔ گوہاٹی میں علیحدگی پسندوں نے پولیس پارٹی پر حملہ کر دیا۔ پولیس نے جوابی فائرنگ کی۔ کئی باغی زخمی ہوئے جو فرار ہو جانے میں کامیاب ہو گئے۔

کولمبیا میں باغیوں اور فوج میں جھڑپیں

جنوبی امریکہ کے ملک کولمبیا میں باغیوں اور فوج کے درمیان جھڑپوں میں 30- افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے۔ باغیوں نے ایک فارم پر حملہ کر کے 6 کسانوں کو ہلاک کر دیا۔ فوج اور باغیوں کے درمیان مختلف علاقوں میں جھڑپیں ہوئیں جس میں 17 باغی ہلاک ہو گئے۔ 5 فوجی بھی مارے گئے۔ کئی افراد گرفتار کر لئے گئے۔

طیارہ شہر میں گھس گیا

امریکہ کی ریاست کیلی فورنیا میں ساؤتھ ویسٹ ائرلائنز کا ایک طیارہ گذشتہ روز اترتے ہوئے رن وے سے پھسل کر شہر میں گھس گیا اور ایک پٹرول پمپ سے ٹکرانے والا تھا کہ ایک کار سے ٹکرا کر رک گیا۔

انڈونیشیا میں بس حادثہ

انڈونیشیا میں بس حادثہ میں 29- افراد۔ ہلاک اور 31- زخمی ہو گئے۔ حادثے کے نتیجے میں بس، تیل ڈپو اور تین گھروں کو آگ لگ گئی۔ لاکھوں روپے کا نقصان ہوا۔

فرانسیسی وزیر اعظم پر پتھراؤ کرنے والے رہا

فرانس کے وزیر اعظم کے دورۂ فلسطین کے دوران ان پر پتھراؤ کرنے کے الزام میں گرفتار شدہ طلباء کو صدر یاسر عرفات کے حکم سے رہا کر دیا گیا۔ ان کی رہائی کیلئے تقریباً ایک سو طلباء نے بھوک ہڑتال کر رکھی تھی۔

امریکی وزیر اپنے ہی وطن میں البرائٹ پر حملہ

خارجہ مسز میڈیلین البرائیٹ جب اپنے ملک جمہوریہ چیک میں پہنچیں تو ان پر ان کے ہم وطنوں نے گندے انڈوں سے حملہ کر دیا۔ امریکی وزیر خارجہ برنو کی ایک یونیورسٹی میں لیکچر دے کر باہر آرہی تھیں کہ طلباء نے انہیں گندے انڈے مارے جو ان کے سیکیورٹی اہلکاروں کو لگے۔

بودھ بھکشوؤں نے امن معاہدہ رکوا دیا

سری لنکا میں بااثر بودھ مذہبی رہنماؤں نے فوج اور باغیوں کے درمیان طے پانے والا امن معاہدہ رکوا دیا ہے۔ بدھ رہنماؤں نے دھمکی دی ہے کہ اگر ناروے کی جانب سے پیش کردہ امن منصوبے پر عمل کیا گیا تو حکومت کے خلاف تحریک چلائیں گے۔

اسرائیل اور شام مذاکرات جلد شروع کریں

امریکہ نے کہا ہے کہ اسرائیل اور شام امن مذاکرات جلد شروع کریں امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ اسرائیلی فوج کا جنوبی لبنان سے انخلاء کا فیصلہ خوش آئند ہے۔ امریکہ نے مشرق وسطیٰ میں امن بات چیت میں آئے ہوئے تعطل پر گہری تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ بات چیت بلا تاخیر شروع ہونی چاہئے۔

ایران میں بیلجیئم کے خلاف مظاہرے

بیلجیئم میں ایک مجسٹریٹ کی طرف سے ایران کے سابق صدر رفسنجانی کے خلاف اغواء اور ایذاء رسانی کے متعدد جرائم میں ملوث ہونے کے خلاف پولیس تفتیش کا حکم دینے پر ایران میں زبردست احتجاج شروع ہو گیا ہے۔ اس تفتیش کا حکم ایران میں پیدا ہونے والے لیکن بیلجیئم میں رہائش پذیر ایک شہری کی درخواست پر دیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 7 مارچ۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 11 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 23 درجے سنٹی گریڈ
بدھ 8۔ مارچ۔ غروب آفتاب۔ 6-13
جمعرات 9۔ مارچ۔ طلوع فجر۔ 5-03
جمعرات 9۔ مارچ۔ طلوع آفتاب۔ 6-25

اپنا دائرہ اختیار خود طے کریں گے

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ارشاد حسن خان نے کہا ہے کہ ہم اپنا دائرہ اختیار خود طے کریں گے۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ ہم یہاں جو ریمارکس دیتے ہیں وہ حتمی نہیں ہوتے مگر یہ ریمارکس بڑی شہ سرخیوں کے ساتھ شائع ہوتے ہیں۔ جو ان کا حق ہے۔ انہوں نے کہا ہمیں اس حکومت کو قانونی یا غیر قانونی قرار دینے کا اختیار ہے یا نہیں یہ فیصلہ عدالت خود طے کرے گی۔ جج اس مواد پر فیصلہ دیتے ہیں جو ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اس کیس میں بھی دونوں فریقوں کو سنکر قانون کے مطابق فیصلہ کریں گے۔ فاضل چیف جسٹس نے سوال کیا کہ وکلاء محاذ کیس میں سپریم کورٹ نے قرار دیا تھا کہ ایمرجنسی نافذ کی جا سکتی ہے کیا یہ فیصلہ درست تھا۔ خالد انور نے کہا کہ یہ فیصلہ تو آئین کے مطابق تھا مگر چیف ایگزیکٹو کا پی سی او آئین سے نہیں آسمان سے آیا ہے۔ ان کے عہدے کا آئین میں کوئی ذکر نہیں۔

خالد انور کے دلائل

سپریم کورٹ کی فل کورٹ کے روبرو دلائل دیتے ہوئے سابق وزیر قانون خالد انور نے کہا کہ بادشاہت کا تصور ختم ہو چکا۔ چیف ایگزیکٹو پہلے سے بنے ہوئے قوانین کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو قوانین پارلیمنٹ اور عدلیہ سے ہٹ کر بنائے گئے ہوں ان کے تحفظ کی ذمہ داری عدلیہ پر عائد نہیں ہوتی۔ چیف ایگزیکٹو کے اختیارات کو سپریم کورٹ کو پہلے سے طے شدہ اختیارات کی تقسیم کے اصولوں کے تناظر میں دیکھنا ہوگا۔ خالد انور نے کہا کہ آئین میں چیف ایگزیکٹو کے عہدے کا کوئی ذکر نہیں۔ چیف جسٹس نے کہا یہ بیکار باتیں ہیں۔ آپ بتائیں حکومت کر سکتے ہیں یا نہیں۔ وکیل صفائی نے کہا ان کی حکومت آئین سے ماورا ہے۔ 1977ء میں مارشل لاء لگا تو بتایا گیا کہ ملک میں انارکی پھیلی ہوئی تھی۔ 12۔ اکتوبر کو فوج نے اقتدار سنبھالا تو حالات ایسے نہیں تھے۔ متفقہ آئین اور پارلیمانی نظام کو اچانک ختم کر دیا گیا۔ وکیل صفائی نے کہا کہ عدالت عظمیٰ موجودہ غیر آئینی حکومت کو اٹھا کر پھینک دینے کے اختیارات تو نہیں رکھتی تاہم قانونی یا غیر قانونی قرار دے سکتی ہے۔

باراتیوں کی بس نہر میں گر گئی 55 ہلاک

بلوچستان سے شہداد پور سندھ جانے والی بس ٹائی راڈ ٹوٹ جانے سے نہر میں جا گری جس سے 55 باراتی ہلاک ہو گئے جبکہ 25 سے زائد زخمی ہیں۔ بس کھچا کھچ بھری ہوئی تھی 100 مسافر سوار تھے۔ دولہا دلہن معجزانہ طور پر بچ گئے۔

پاکستان نہیں جھکے گا

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان کسی دباؤ کے سامنے نہیں جھکے گا۔ بین الاقوامی برادری نے موجودہ حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ پاکستان کے تنہا رہ جانے کا تاثر بے بنیاد ہے۔ کسی ملک کے ساتھ کوئی مسئلہ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں مذاکرات کیلئے تیار ہوں بھارت نہیں مان رہا۔ انہوں نے کہا کہ ایران کے ساتھ تعلقات بہتر ہو رہے ہیں۔ فرانس اور برطانیہ کے حکمرانوں نے خطوط لکھے ہیں۔ بحیثیت مسلمان مایوس ہونا گناہ ہے۔ چیف ایگزیکٹو نے کہا کہ ہمیں سخت چیلنجوں کا سامنا ہے۔ دشمن ہماری صفوں کو توڑنے اور فوج میں تفرقہ ڈالنے کیلئے کوشاں ہے۔ وہ سرسید یونیورسٹی کراچی کے کانووکیشن اور آرمی ائر ڈیفنس سنٹر میں خطاب کر رہے تھے۔

بند کمرے میں بیان کیلئے تیار

سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف آج بروز بدھ عدالت میں اپنا بیان ریکارڈ کرائیں گے۔ وہ بتائیں گے کہ کون سا حصہ روک لیا جائے۔ دشمن کے مفاد کی بات ہوئی تو بند کمرے میں سماعت کی درخواست کریں گے۔

ٹیپ نہیں سنیں گے

دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے طیارہ سازش کیس میں ٹیپ سننے سے انکار کر دیا۔ وکیل صفائی نے ریکارڈ شدہ گفتگو سننے کی مخالفت کی تھی۔ وکیل صفائی نے کہا کہ استغاثہ اپنی سائیڈ کلوز کر چکا ہے۔ جبکہ ٹیپ سننے کے بعد تصدیق کیلئے گواہوں کو دوبارہ پیش کرنا ہوگا عدالت نے کہا کہ آوازوں کی شناخت کے بغیر مقدمے کی کڑی سے کڑی نہیں ملائی جا سکتی۔ تصدیق کے بغیر سپولز پر انحصار نہیں کیا جا سکتا۔ ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ ہم ان سپولز کو عدالت میں بطور شہادت استعمال نہیں کریں گے۔ فاضل عدالت نے کہا کہ پھر سننے کی ضرورت بھی نہیں۔ آج کی سماعت کے دوران اعجاز بٹالوی کے سوا تمام وکلاء پیش ہوئے۔

حسین نواز اڈیالہ جیل منتقل

میاں نواز شریف کے صاحبزادے حسین نواز کو جوڈیشل ریمانڈ پر اڈیالہ جیل منتقل کر دیا گیا۔ فاضل جج نے قرار دیا کہ اس دوران وہ چاہیں تو دو تین روز کیلئے لاہور جا سکتے ہیں۔ حسین نواز کی راولپنڈی کی احتساب عدالت میں پیشی کے موقع پر سخت حفاظتی اقدامات کئے گئے تھے اور فوٹو گرافروں کو تصاویر اتارنے ' خاص طور پر آرمی کے عملے کی تصاویر اتارنے سے سختی سے منع کر دیا گیا تھا۔

ریڈکو کی 30 فیصد قرضہ ادا کرنے کی پیشکش

نواز حکومت میں احتساب بیورو کے سربراہ سیف الرحمان کی کمپنی ریڈکو نے ایک ارب دس کروڑ کے قرضے میں سے 30 فیصد قرضہ واپس کرنے کی پیشکش کی ہے۔ یہ پیشکش قرضے ری شیڈول کرنے کی درخواست کی سماعت کے دوران پیش کی گئی۔

تہمینہ دولتانہ کی گرفتاری کیلئے چھاپے

پاکستان مسلم لیگ کے سرکردہ ارکان کی گرفتاریوں میں تیزی آ گئی ہے۔ گذشتہ روز چوہدری تنویر علی خان کے بعد گیارہ مزید افراد کی گرفتاری کی توقع ہے۔ بیگم تہمینہ دولتانہ اور سعد رفیق کی گرفتاری کیلئے چھاپے مارے گئے لیکن وہ گھروں پر نہیں تھے۔

پاکستان نے سرحدوں پر ٹینک پہنچا دیئے

پاک بھارت سرحد پر کشیدگی اور بھارتی فوج کے غیر معمولی اجتماع کے پیش نظر پاکستان نے اپنی سرحدوں پر جدید ٹینک پہنچا دیئے ہیں۔ بھاری توپ خانہ بھی سرحدوں پر پہنچا دیا گیا۔ کچھ سیکٹر میں پیرا ملٹری دستوں کو ہٹا کر ریگولر آرمی کا ڈویژن تعینات کیا گیا ہے۔ بھارت کی جانب سے راجستھان سے ہوائی حملہ کا مقابلہ کرنے کیلئے تیاری اور داندار میں طیارہ شکن میزائل نصب کر دیئے گئے ہیں۔ جنوبی ائر بیسز پر ایف سولہ طیاروں کو بھی تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

بینظیر کا نئی حکومت پر کرپشن کا الزام

محترمہ بینظیر بھٹو نے مائع گیس کے کوٹہ میں بے ضابطگیاں کرنے پر نئی حکومت کے خلاف کرپشن کے الزامات عائد کر دیئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر پٹرولیم نے من پسند افراد کو کوٹہ جاری کر دیا ہے۔ تحقیقات کروائی جائے۔ موجودہ انتظامیہ کے اختیارات کے ناجائز استعمال سے پاکستان کے نام پر دھبہ لگا ہے' پاکستان میں تو پہلے ہی سرمایہ کاری نہیں ہو رہی۔ ایل پی جی کوٹہ کے لئے مانگے گئے ٹینڈر منسوخ کر دیئے گئے۔ حکومت کا یہ اقدام کرپشن کے زمرے میں آتا ہے۔

شعیب اختر کی تباہ کن باؤلنگ

پشاور ٹیسٹ کے دوسرے روز فاسٹ باؤلر شعیب اختر نے تباہ کن باؤلنگ کرتے ہوئے 75 رنز کے عوض 5 وکٹیں حاصل کر لیں۔ سری لنکا 266 پر آؤٹ ہو گیا۔ پاکستان نے ایک وکٹ کے نقصان پر 67 رنز بنائے نئے وکٹ کیپر عتیق الزمان نے 3 کیچ پکڑے۔

دانتوں کا معائنہ مفت - عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
ڈینٹسٹ : رانا مدثر احمد

لیڈیز کیوریٹو گائیڈ
خواتین کی امراض اور علاج کیلئے ادویات نیز مختلف بیماریوں اور تکالیف سے بچاؤ کیلئے معلوماتی رسالہ مفت' بذریعہ ڈاک۔ /Rs.2 کے ٹکٹ ارسال فرمائیں۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ

ضرورت لیڈی ٹیچرز
ہمیں اپنے ادارہ کیلئے دو لیڈی ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ کم از کم تعلیم B.Sc. اور B.A. Eng.Lit ہونی چاہئے۔ انٹرویو 11 مارچ بروز ہفتہ صبح 9 بجے ہوگا۔
پرنسپل الصادق ماڈرن اکیڈمی
فون 211637

نیا مکان 14/31 دارالعلوم شرقی
بہترین میٹھا پانی۔ بجلی سے آراستہ دو کمرے ایک کچن ایک باتھ کشادہ۔ چار دیواری معہ گیٹ رقبہ 8 مرلے 22 مربع فٹ۔
برائے فوری فروخت۔
ارشد خان بھٹی پراپرٹی ڈیلر
فون آفس 212764 رہائش 211379

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطبِ حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
مینیجر مطبِ حمید
49 ٹیل فیصل آباد روڈ سرگودھا۔ ☎ 214338
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا

CPL No. 61